خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر258 | بدھ 18رجب۔1418ھ 19نبوت 1376ہش 19نومبر 1997ء

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ گناہ بخشتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا
(روحانی خزائن جلد 19۔ ص 13)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں (دین حق) کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ (-)

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (دین حق کے ماننے والوں) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس للہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

تقویٰ کی جان عبادت میں ہے پس عبادتوں کو قائم کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے۔ وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے۔ (کلام الٰہی) نے (عبادت) کے متعلق فرمایا ہے کہ (عبادت) فحشا منکرات اور بغاوت سے روکتی ہے) وہ تمام چیزیں جن میں ملوث ہونے کے نتیجہ میں اللہ کی رضا ہاتھ سے جاتی ہے وہ بیان فرما دی اور فرمایا (عبادت) ان کی حفاظت کرتی ہے۔ پس تقویٰ کی اپنی جان عبادت میں ہے۔ اسی لئے عبادت کے اوپر میں غیر معمولی زور دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن لفظ "غیر معمولی" محض محاورہ ہے۔ عبادت پر غیر معمولی زور دیا ہی نہیں جا سکتا۔ ہر زور جو ہے وہ دے دیں تب بھی وہ معمولی دکھائی دے گا کیونکہ عبادت میں تو سب کچھ ہے۔ اس کے سوا کچھ باقی نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اپنی بہت سی مجبوریاں پیش کیں اور ان مجبوریوں کے نتیجہ میں اس نے کہا میں گڈریا ہوں۔ میرے کپڑے کئی دفعہ جانوروں کے پیشاب میں لت پت ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ اور کئی پہلوؤں سے گندے ہو جاتے ہیں۔ مصروفیتیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ تو اتنی لمبی تقریر کے بعد پوچھا یہ کہ کیا ان حالتوں میں مجھے (عبادت) سے رخصت مل سکتی ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (عبادت) نہیں تو پھر رہا کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ جب عبادت ہی نہیں تو پھر دین کیسا۔ پس عبادت تو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتی۔ عبادت کو اچھا کرنے کے لئے آپ کو اچھا بننا پڑتا ہے لیکن اگر اچھا نہ بھی بن سکیں تب بھی عبادت لازم ہے۔ وہ تو کسی حالت میں نہیں ٹلے گی۔ پس عبادتوں کو قائم کریں۔
(از خطبہ 2۔اپریل 1993ء)

OOO

تحریک جدید کی ذمہ داریاں اور مخلصین جماعت کا فرض

○ تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریاں تقاضا کرتی ہیں کہ مخلصین جماعت اپنے پیارے امام کی خدمت میں تحریک جدید کے سال نو کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔ وعدہ پیش کرتے وقت حضرت صاحب کے خطبہ بتاریخ 97-10-31 میں سے حسب ذیل پر معارف ارشادات مد نظر رکھیں۔

فرمایا۔ تقویٰ کی توفیق ڈھونڈتے رہو۔..

خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مغفرت کا اجر ملتا ہے۔ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے گا فلاح پائے گا۔ ان پر معارف ارشادات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی پیشکش کو تقویٰ کے اتنے اعلیٰ معیار پر قائم کریں کہ مغفرت کا اجر نصیب ہو جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

توکّل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صدارتی ایوارڈ

○ ڈاکٹر فریحہ بشارت صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رفیق احمد بشارت اسلام آباد نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کے سالانہ کانووکیشن میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب سے صدارتی گولڈ میڈیل حاصل کیا۔ آپ رشید حسین صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ماریشس کی صاحبزادی اور جناب نور احمد صاحب آف بہاولپور کی بہو ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ (آمین)

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر آباد مورخہ 97-10-9 کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ موصوف ایک عرصہ دراز تک ضلع مظفر آباد کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ اور امیر رہے۔ آپ وفات تک جماعتی کاموں کے بارہ میں نگرانی اور ہدایت دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے

ولادت

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔
اللہ کے فضل سے عزیزم میجر صہیب رضوان آف نیو چوبرجی پارک لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3۔ نومبر 97ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حمزہ شعیب تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ آف لاہور کا پوتا اور محمود احمد ملک صاحب ایڈووکیٹ۔ سیکرٹری امور عامہ گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔
احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم شکیل احمد ورک صاحب ابن مکرم چوہدری محمد مالک صاحب آف کیلگری کینیڈا کا نکاح بہمراہ عزیزہ عطیۃ الحی بنت چوہدری ارشاد احمد چٹھہ صاحب آف جرمنی چھ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں مورخہ 97-11-4 بعد عصر پڑھا دولہا دلہن دونوں مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی کے بھانجہ اور بھانجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19 نبوت 1376 ھش — 19 نومبر 1997ء

خدا تعالیٰ کو عزت دیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو شخص خدا کو عزت دیتا ہے خدا اسے عزت دیتا ہے۔ اور اس سلسلے میں فرمایا ہے:۔

”دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔“

یہ تو حقیقت ہے کہ خدا موجود ہے اور دنیا میں سوائے چند لوگوں کے جنہیں ہم دہریہ کہتے ہیں باقی سب خدا کے وجود پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس ارشاد میں جو ہم نے ابھی پیش کیا ہے حضرت صاحب نے پہلی بات جس کی طرف توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ خدا در حقیقت موجود ہے۔ محض رسمی طور پر یہ کہہ دینا کہ خدا موجود ہے اور یہ کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کافی نہیں۔ جب تک انسان کسی چیز کی حقیقت کو نہ سمجھے اور اسے اس کی حقیقت ہی کے مطابق نہ مانے اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اسے جانتا اور پہچانتا ہے۔ اور در حقیقت موجود مانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں۔ اور ایسا ہم اس کی صفات پر غور کرنے ہی سے کر سکتے ہیں۔

پس پہلی بات تو یہ کہ خدا تعالیٰ پر ہمارا ایمان رسمی ایمان نہیں ہونا چاہئے ہمیں ہر لحہ اور ہر قدم پر اس کے وجود کا موجود ہونا آنکھوں کے سامنے نظر آنا چاہئے۔ یہ بات ہمارے دل میں میخ کی طرح گڑی ہونی چاہئے کہ وہ واقعی موجود ہے اور اپنی تمام صفات کے ساتھ موجود ہے۔ اگر ہم ایسا ایمان نہ لا رہے ہوں تو یقیناً ہمارا ایمان صرف رسمی ہو گا۔ اور ہم اس ایمان سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ پھر یہ بات بھی سوچنے اور سمجھنے کی ہے کہ اگرچہ ساری مخلوق کو اسی نے تخلیق کیا ہے وہ ساری مخلوق کا ہے اور ساری مخلوق اسی کی ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف لوگوں سے اس کا سلوک مختلف ہے۔ یہ کوئی ایسی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ یہ تو روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ خدا کا سلوک کسی سے کیسا ہے۔ اگر ہم خدا کو در حقیقت موجود مانتے ہیں تو ہمارے دل میں یقیناً یہ خواہش پیدا ہونی چاہئے کہ ہم اسی کے ہو جائیں یعنی ہم اس کو چن لیں، اور وہ بھی ہمیں چن لے۔ ہمارے لئے جیسا وہ ہے اور کوئی نہ ہو۔ ہم اس کو لاشریک جانیں۔ اس کی صفات نسبتی طور پر تو انسانوں میں بھی موجود ہوتی ہیں لیکن اس کی پوری صفات اس کے سوا کسی اور میں نہیں ہیں۔ پس وہ ہمیں چن لے اور ہم اسے چن لیں۔ اور جسے چنا جاتا ہے اس کے متعلق سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ہم اور وہ ایک دوسرے کے قریب آجائیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہم اسے چن لیں تو ہم اور وہ ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ ویسے تو کہا جاتا ہے کہ وہ ہر شخص کی شہ رگ سے بھی اس کے زیادہ قریب ہے لیکن یہ قریب ہونا اور بات ہے اور جس طرح کا قریب ہونا حضرت صاحب نے فرمایا ہے وہ اور بات ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم اس کے قریب آجائیں گے اور وہ ہمارے قریب آجائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری باتیں سنے گا اور ان کا جواب دے گا۔ ہم اس سے دعا کریں گے اور وہ ہماری دعا میں اثر ڈالے گا۔ اور قبول کرلے گا۔ یہ ہے دراصل قریب آنا۔ تو گویا کہ اس طرح ہم اس کے قریب آجائیں گے اور وہ ہمارے قریب آجائے گا۔ اور پھر ایک اور بات کہ حقیقی عزت صرف اس شخص کو مل سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کو عزت دیتا ہے۔ جس کو ہم عزت دیتے ہیں اس کے متعلق پہلا خیال ہمارے دل میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں اس کی بات ماننی چاہئے۔ اگر ہم کسی کی بات ہی نہیں مانتے تو ہم اس کو عزت کیسے دے سکتے ہیں۔ ہمارے اس کے ساتھ رویے کو عزت دینا کس طرح کہا جاسکتا ہے۔

پس ہم خدا تعالیٰ کو عزت دیں کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی باتیں مانیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ بھی ہمیں عزت دے گا۔ اس کا ہمیں عزت دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری دعائیں قبول کرے گا۔ ہماری باتیں سنے گا اور ان کا جواب دے گا۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کو اسی حیثیت سے نہ مانا جائے اس وقت تک اسے ماننے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور ہمارا ایمان محض رسمی رہ جاتا ہے اور یہ سب کچھ کرنے کے لئے جو باتیں ہماری طرف سے ظاہر ہونی چاہئیں وہ یہ ہیں کہ ہم اپنے دلوں کو سیدھا رکھیں۔ ان میں کوئی کجی نہ آنے دیں۔ دل ہر وقت راہ راست پر چلنے والے ہوں۔ اور اپنی زبانوں کو اور آنکھوں کو اور کانوں کو پاک کریں۔ زبانوں سے کبھی کوئی ایسا کلمہ نہ کہیں جو اسے ناپسندیدہ ہو۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ جو باتیں لوگوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں وہ اسے ہرگز پسندیدہ نہیں۔ آنکھوں سے وہی کچھ دیکھیں جن کے لئے وہ بنائی گئی ہیں۔ جو دیکھ کر ہم خدا تعالیٰ کو خوش کر سکتے ہیں۔ اور سنیں بھی ایسی ہی باتیں جو ہمارے فائدہ کی بھی ہوں اور دوسروں کے فائدہ کی بھی ہوں۔ اور ہوں بھی ایسی کہ خدا تعالیٰ ان کو عزت سے دیکھتا ہے۔

پس یہ باتیں ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کو در حقیقت موجود ماننے کا راستہ ہے۔ ہم اپنے دلوں کو سیدھا رکھیں زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرلیں۔ اور اس کو چن لیں تاکہ ہم اس کے ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے ہم اس کے قریب ہو جائیں۔ اور وہ ہمارے قریب ہو جائے۔ ہم اس کو عزت دیں اور وہ ہمیں عزت دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں کی توفیق عطا فرمائے۔

سچ بات تُو نے دل میں چھپا لی، غلط کیا
اپنی شناخت آپ مٹا لی، غلط کیا
موجوں کے ڈر سے ہاتھ سے موتی نکل گیا
ریگِ رواں سے سیپ نکالی، غلط کیا
دستک ہر ایک در پہ دیئے جا رہا ہے تُو
تُو آج بن گیا ہے سوالی۔ غلط کیا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

جہاں یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد دعوت الی اللہ کرے وہاں ایک خاص جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے جو دین حق کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردے۔ اس کی طرف میں نے جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے اور کچھ نوجوان آگے آئے بھی ہیں۔ لیکن جس حد تک ضروری ہے اس حد تک نہیں۔ پچھلے سالوں میں مالی قربانی کے لحاظ سے جماعت نے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ ایسا نمونہ کہ جس پر فخر کیا جا سکے۔ اور پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں اور کوئی قوم ایسی نہیں جو دلی جوش اور ارادے کے ساتھ ایسی قربانی کرے۔ بغیر کسی جبر یا قانون کے اور بغیر کسی ایسے محکمے کے جو لوگوں کی آمدنیوں کا حساب کر کے ان پر ٹیکس لگائے۔ محض اپنے ارادوں سے اتنی قربانی کرنے والی اور کوئی قوم دنیا میں نہیں۔ جنگ کے زمانے میں چونکہ ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے لوگ زیادہ قربانی کرتے ہیں مگر جو قربانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کرتی ہے ویسی جنگ کے زمانے میں بھی دوسری قومیں بہت کم کرتی ہیں۔ ہماری جماعت کو کوئی ظاہری جنگ درپیش نہ تھی۔ روحانی جنگ تھی وہ جاری ہے اور جاری رہے گی۔ مگر ظاہری جنگ کے نہ ہونے کے باوجود جماعت کے بڑے حصے نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اس سے زیادہ لوگ اس لئے شامل نہیں ہو سکے کہ تحریک جدید میں شامل ہونے کے لئے یہ شرط لگا دی گئی تھی۔ کہ کم از کم اتنی رقم دے کر اس میں شمولیت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اس لئے باقی لوگ مجبوراً شریک نہ ہو سکے۔ ان کا شامل نہ ہو سکنا اس وجہ سے نہ تھا کہ ان کے دل میں شوق نہ تھا۔ بلکہ یہ وجہ تھی کہ ان میں شامل ہونے کی طاقت نہ تھی پس جن میں شامل ہونے کی طاقت تھی ان کا اندازہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ 80، 90 فیصد دوستوں نے مالی قربانی کا قابل یادگار نمونہ پیش کیا ہے۔ لیکن دعوت الی اللہ کے لئے وقف زندگی کا نمونہ ایسا شاندار نہیں جو جماعت نے مالی قربانی کے لحاظ سے دکھایا ہے۔ ابھی بہت سے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اوقات کو کلی طور پر دین کی خدمت میں لگانے کے لئے تیار ہوں۔

پھر میں نے اور نقص دیکھا ہے۔ کہ دوستوں میں کام کرنے میں سستی کی عادت ہے۔ جسے کسی کام پر مقرر کیا جائے۔ وہ غفلت کرتا ہے۔ یہ عادت اہم مہمات کے سر کرنے کے لئے سخت مضر ہے۔ اور فتح کے وقت کو پیچھے ڈال دینے والی عادت ہے۔ اس کی اصلاح بھی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اپنی زندگیوں کو وقف کر دینے والوں کی ایک ایسی جماعت ہو۔ جو خاص پروگرام کے ماتحت تعلیم و تربیت حاصل کرے اور پھر وہی روح دوسروں میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیوں کو دین کے لئے وقف کر دیں۔

اس سلسلہ میں میں جماعت کے دوستوں کو ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں جس کی طرف پہلے توجہ نہیں اور پہلے میں نے اسے بیان بھی نہیں کیا۔ ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جائے۔ پیش کرنے والوں میں سے جو کام کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو لے لیا جاتا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے۔ میرے اسے رد کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا۔ چاہے میں اسے قبول نہ کروں وہ خدا تعالیٰ کے ہاں وقف ہے۔ چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری کر رہا ہے جب بھی وقف زندگی کے لئے جماعت سے مطالبہ کیا جائے اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے خواہ پھر رد کر دیا جائے اور رد کرنے کی صورت میں اگر وہ کوئی اور کام بھی کرتا ہے، تو اس کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ دین کی خدمت میں خرچ کرے ورنہ وہ شدید وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے اور پھر امام جماعت (-) کے رد کرنے پر بھی وہ سمجھتا ہے کہ چونکہ مجھے قبول نہیں کیا گیا اس لئے میں آزاد ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ بلکہ اپنے آپ کو پیش کر دینے کے برخلاف جو شخص اپنے دل میں یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہوں تو پھر کسی وقت بھی اس کا اپنے آپ کو وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد سمجھنا شدید وعدہ خلافی ہے۔ کسی کا اسے قبول کرنے سے انکار اس کے وقف کو نہیں بدل سکتا۔ اس کے رد کرنے کے معنے تو صرف یہ ہیں کہ وہ اس خاص جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اس وقت کوئی کام لیا جاتا ہے۔ اور یہ عدم شمولیت اس کے وقف کو بدل نہیں سکتی بلکہ جس دن سے کوئی وقف کا ارادہ کرتا ہے وہ چاہے اس ارادے کا اظہار بھی کسی کے سامنے نہ کرے وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے۔ اور اس سے کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھنا وعدہ خلافی ہے۔ کامل ایمان لانے والا وہ ہے جو دل کے ارادے پر بھی پختہ رہے (-) کامل ایمان لانے والے کا ارادہ بھی اسے باندھ دیتا ہے۔ اور پابند کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ادنیٰ ادنیٰ ایمان لانے والا ہو تو جب وہ ایک بار اپنے آپ کو وقف کر چکا تو وہ خواہ اس کو قبول نہ ہی کیا جائے۔ وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ دینی خدمت کے لئے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں اگر وہ مثلاً ڈاکٹری کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ ڈاکٹری کے کام کو کم سے کم وقت میں محدود کرے اور باقی وقت دین کی خدمت میں

باقی صفحہ 6 پر

میاں محمد ابراہیم

حضرت سیدہ ام متین (چھوٹی آپا) کی علالت

دو تین ہفتے ہوئے ایک معزز خاتون نے (نام اس وقت یاد نہیں آ رہا) حضرت چھوٹی آپا کی خدمات اور کارناموں کا ذکر کر کے ان کے لئے نہایت عمدہ پیرایہ میں صحت و توانائی سے عرصہ تک کام کرتے رہنے کے لئے دعا کی تھی اور جماعت کو دعائیں کرتے رہنے کی تلقین کی تھی۔ اصل میں ہر دعا متعلقہ فرد سے ذاتی تعلقات کی گہرائی اور ان کی نوعیت پر موقوف ہوتی ہے۔ اسی تعلق کی وجہ سے میں کل رات حضرت سیدہ ممدوحہ کے احسانات کو یاد کر کے آپ کے لئے مقدور بھر دعا کرتا رہا۔ مجھے حضرت سیدہ موصوفہ سے اس وقت سے عقیدت و خلوص کا تعلق ہے۔ جب آپ ابھی مریم صدیقہ ہی تھیں۔ انہوں نے میٹرک حضرت سیدہ امتہ الودود کے ساتھ تقریباً اتنے ہی نمبر لے کر پاس کیا۔ سیدہ موصوفہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت میاں صاحب موصوف جن کی مساعی جمیلہ اور تگ و دو سے ربوہ میں 1930ء میں بچیوں کے لئے ایف اے کی کلاسز شروع کی گئیں۔ جس میں یہ خاکسار اور حضرت مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر آنریری طور پر وقت دیتے رہے۔ لڑکیوں کا یہ پہلا پرائیوٹ کالج سالہا سال تک جاری رہا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ سیکنڈ ائیر میں تھیں۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقد میں آئیں۔ سیدہ موصوفہ کی تعلیم جاری رہی اور آپ کے شوہر نامدار نے ان کے کیریئر سلسلہ تعلیم میں بہت دلچسپی لی۔ یہاں تک کہ سالانہ امتحان کے موقعہ پر پرچہ ختم ہونے پر حضرت صاحب خود کار میں نصرت گرلز ہائی سکول میں جو ایف اے کے امتحان کا سنٹر تھا۔ تشریف لاتے۔ پرچہ ملاحظہ فرماتے اور حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر گھر تشریف لے جاتے۔ یہ حضرت صاحب کی توجہ اور حوصلہ افزائی کا ثمرہ تھا کہ حضرت سیدہ ام متین نے بی اے بلکہ لاہور کے زمانہ میں ایم اے کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ جس کا حوالہ دے کر حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری ایک بیوی ایم اے پاس ہے۔ خاندان مبارکہ کا ایک خاصہ یہ ہے کہ اس کے افراد اپنے استاد کا بے حد ادب و احترام کرتے ہیں اور اسے اپنے گھر کا ہی حصہ سمجھتے ہیں۔ گھر میں اکثر درس و تدریس کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا اور حضرت سیدہ موصوفہ مجھ سے فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت صاحب بڑی اپنائیت اور محبت سے آپ کا یعنی اس خاکسار کا نام لیتے رہتے ہیں۔ تعلق اگر باہمی ہو تو وہ دائمی اور گہرا ہوتا ہے استاد شاگرد دونوں کو ایک دوسرے سے دلی لگاؤ اور توقعات وابستہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔ آپ کی نوازشات مجھ پر مسلسل اور متواتر ہوتی رہتی تھیں۔ میں بھی اپنی ناچیز اور حقیر ہستی کے مطابق دعائیں لینے کا انتظام کرتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت سیدہ موصوفہ بیمار ہو گئیں۔ اور انہیں علاج کے لئے لاہور جانا پڑا۔ اس دوران متعدد مداحوں اور خدمت گزاروں نے بیمار پرسی کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں خطوط لکھے۔ میں خود لاہور حاضر ہو کر عیادت کرنے کا پروگرام ہی بناتا رہا۔ لیکن خط نہ لکھا۔ سیدہ ممدوحہ ایسے خطوط بڑی دلچسپی اور محبت سے پڑھتی یا سنتی رہیں۔ ایک روز ایسے بہت سے خطوط سن کر حیرانگی سے پوچھا۔ یا استفہامیہ لہجہ میں کہا۔ "ہیں! تو کیا ماسٹر صاحب کا خط نہیں آیا ہے۔" اس کا ذکر ان کے ایک عزیز نے ایک روز خاص طور پر مجھ سے کیا۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے مجھ سے پڑھا تو چند ہی سال۔ ہاں صاحبزادی امتہ المتین کی تدریس کے زمانہ کو شامل کر لیں تو یہ سلسلہ قدرے قابل ذکر ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دور کو آپ نے جس قدر دانی سے آج تک نوازا ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ میرے ہاں کوئی تقریب ہو۔ یا خاکسار کو کوئی تکلیف ہو جائے۔ حضرت سیدہ ام متین غریب خانہ پر سب سے پہلے پہنچیں گی۔ میری بیوی کا راولپنڈی میں ہارٹ فیل ہو گیا۔ آدھی رات کو جنازہ ربوہ آیا۔ لیکن علی الصبح تعزیت کے لئے تشریف لانے والی ہماری یہی قدر دان محسنہ تھیں۔ میں آپ کے احسانات کو جو دو پشتوں تک ممتد ہیں یاد کر کے اپنے آپ میں معلمی کا پیشہ اختیار کرنے پر خوش ہوتا ہوں کہ اس کی برکت سے میرا ایسے گھرانہ سے تعلق ہو گیا جن کی نوازشات میرے اور میرے بچوں کے لئے باعث عزو افتخار ہیں۔ اے خدائے برتر و توانا اپنے فضل و کرم سے ہماری اس بزرگ ہستی کی زندگی میں برکت دے اور ان کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھ۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا

جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب و شدائد سے ان کا سامنا ہوا حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اسکے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا یہاں تک کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زمانہ آ گیا دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے اور پھر دعویٰ کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

قادیان میں گزرے ہوئے بچپن کی یادوں میں ایک بہت ہی نمایاں یاد جلسہ سالانہ کی ہے عبادات کے اوقات میں دور دور تک گلیوں اور بازاروں میں قطار اندر قطار عبادت گزاروں کے آنسو اور سسکیاں' جلسہ گاہ میں مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کا پر اشتیاق ہجوم' سردی میں ٹھٹھرتے ہوئے رات کے اندھیروں میں علم و معرفت کے شائقین کا موم بتیوں کی روشنی میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کی روح پرور تقاریر کے نوٹ لینا۔ سردی کی شدت میں معمر بزرگوں کا اپنی جسمانی حاجتوں اور ضرورتوں کو دبا کر ہر حال میں جلسہ کی کارروائی میں شامل رہنا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آخری آرام گاہ پر دعاؤں کے رقت انگیز مناظر' ہزاروں مہمانوں کی میزبانی کے لئے قادیان کے چھوٹوں بڑوں کا اشتیاق اور مسلسل محنت مہمانوں کا یخ بستہ ہواؤں اور مہاوٹ (سردیوں کی بارش) کے باوجود دیوانہ وار قادیان پہنچنا۔ اس زمانہ میں جبکہ سفر کی سہولتیں بہت ہی کم تھیں۔ ملتان اور ڈیرہ غازی خاں کے بعض خوش قسمت احمدیوں کے بیان سے تو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لوگ بعض اوقات پاپیادہ اس سفر پر چل پڑتے تھے اور اکثر اوقات رستہ میں جوتے اور چپل وغیرہ بھی جواب دے دیتے تو بزبان حال ؎

دل خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھ کر

کہتے ہوئے سفر کو جاری رکھنا۔ یہاں اگر ایک لمحہ کے لئے رک کر اس عاشق صادق کے جذبات کو سمجھنے یا تصور میں لانے کی کوشش کی جائے تو خوب ہو گا جو سردی کے باوجود غربت ناداری کے باوجود' مخالفوں کی گالیوں اور استہزاء کے باوجود 'جوتا ٹوٹ جانے کی صورت میں ننگے پاؤں ایک بلند مقصد کے لئے سفر کرتے ہوئے کیا لذت و سرور حاصل ہو تا ہو گا۔

وہ بابرکت اجتماع جو جماعت کی علمی ترقی' باہم محبت و یگانگت اور روحانی ترقی میں اپنی مثال آپ تھا۔ قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں منعقد ہو تا قادیان کسی قدرتی رستے دریا وغیرہ پر آباد نہیں تھا۔ وہاں تجارتی مرکز بھی کوئی نہیں تھا۔ وہاں کارخانے اور صنعتی ترقی اور ملازمت وغیرہ کی بھی کوئی صورت نہ تھی تاہم دین حق کی خدمت کرے والے ایک وجود نے دین حق کی خدمت کی غرض سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تو سعید روحیں کشاں کشاں وہاں پہنچنے لگیں۔ قادیان خدائے واحد کی عبادت اور پیارے (ــــ) کی محبت کا ایک نشان بن گیا۔ وہ خوش قسمت جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں آپ کی زیارت و ملاقات کے لئے وہاں جاتے انہیں دن رات خدمت دین کے جذبہ سے سرشار لوگوں کی صحبت سے فیض اٹھانے کا موقع ملتا۔ آپ کی پر لطف صحبتوں میں وہ روحانی خزائن تقسیم ہوتے تھے جنہیں دنیادار لوگ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔

مزید بر آں انہیں حضرت مولانا نورالدین جیسے عظیم عاشق کلام الہی کی زبان سے حکمت و دانائی حاصل ہوتی۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی نہایت عمدہ اور بلند آواز اور موثر انداز میں کلام الہی کانوں میں رس گھولتا۔ حضرت مولانا محمد احسن اور حضرت مولانا برہان الدین سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا جو چلتے پھرتے دینی مکتب تھے اور جہاں سے ہر وقت علوم دینی کا درس جاری رہتا۔ حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانی کے عشق و محبت اور فدائیت کے مظاہرے دیکھنے کو ملتے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا وفور شوق میں لاہور سے دیوانہ وار قادیان جا کر دیدار و زیارت سے فیض یاب ہونا اور پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دیار حبیب میں ہی دھونی رما کر بیٹھ جانا حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا منقولی علم اور خاص طور پر علم نحو و منطق میں مشہور مدرسہ دیوبند سے نمایاں کامیابی اور شہرت حاصل کرنے کے بعد وہاں کی نوے روپے ماہانہ کی ملازمت اور ترقی کے مواقع کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سات روپے ماہوار کی برائے نام آمد پر خدمت دین پر کمربستہ ہو گئے اور اسی زہد و درویشی کی حالت میں ساری زندگی گزار دی۔ میں اپنے انہیں منتشر خیالات اور یادوں میں غلطاں و پیچاں لندن کی ایک سڑک پار کرنے لگا تھا۔ ان تمام یادوں میں لاشعور میں یہ امر برابر کھٹک رہا تھا کہ جلسہ کے دنوں میں ہم قادیان کے باسی جلسہ پر آنے والے خوش نصیب مہمانوں کے میزبان ہونے کی سعادت حاصل کرتے تھے جبکہ اب ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت کا حصول بھی ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

انگلستان جیسے دور دراز مقام پر جلسہ ہو تو میرے جیسے بے مایہ و بے وسیلہ کا وہاں پہنچنا عام حالات میں تو حد امکان سے بہت دور ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہاں پہنچنے کے بعد بھی اپنے آپ کو یہ یقین دلانے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے کہ وہاں واقعی جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

جی ہاں ایسے ہی خیالات کی رو میں لندن کی ایک سڑک پار کرنے لگا۔ لندن جو شہروں کا شہر کہلاتا ہے جس کی آبادی اور وسعت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا۔ ہے کہ دن کے وقت اس شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کے لئے ایک تیز رفتار مشاق موٹر ڈرائیور بھی ایک گھنٹہ سے زیادہ میں ہی کامیاب ہو سکے گا۔ سڑک کو پار کرنے لگا تو دوسری طرف کالے برقعہ میں ملبوس تین خواتین نظر آئیں اور ابھی میں اپنی خوشگوار حیرت میں ہی تھا کہ دوسری طرف سے آواز آئی چچا جان سلام میں رہان صاحب کی بیٹی ہوں' اتنی دیر میں خاکسار ان کے پاس پہنچ چکا تھا معلوم ہوا کہ برادر بزرگ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب رہان کی بیٹی اور بہو جرمنی سے جلسہ میں شرکت کے لئے آئی ہیں۔ اتنے بڑے شہر میں پاکستان اور جرمنی سے آئے ہو زائرین کی وہاں پہنچنے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر اس طرح اچانک ملاقات نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سلسلہ کے فروغ اور صداقت کی عجیب ناقابل بیان کیفیت پیدا کر دی۔ میری رہائش گاہ قریب ہی تھی۔ ان بچیوں کو میں اپنے ساتھ گھر لے گیا وہ میری اہلیہ اور بیٹی سے مل کر اور برادرم رہان صاحب کے بھجوائے ہوئے پیغام کو وصول کر کے بہت خوش ہوئیں۔ بات لمبی ہوتی جا رہی ہے اور ابھی جلسہ تو شروع بھی نہیں ہوا۔ اور ہمارا جلسہ نصرت و تائید الہی کا ایسا بابرکت ہجوم ہو تا ہے کہ ان سب کا بیان و احاطہ ایک مجلس میں ہو بھی نہیں سکتا۔

○○○

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ

کم گو' بے نفس' حلیم طبع اور نیک خصلت کی مالک خاتون محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ جن کے ساتھ وفات کے چند روز قبل بھی کراچی میں اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ ملاقات کا موقع ملا۔ ملاقات کے وقت بیمار تھیں لیکن بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ہمیں ملیں۔ بچوں کے ساتھ بہت پیار کیا اور ہماری آمد کی وجہ سے بہت خوش ہوئیں۔ ان کی بیماری اس قدر بھی تشویشناک نہ تھی کہ ہماری یہ ملاقات آخری ثابت ہو جائے۔ لیکن ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اور محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کو ہم نے ایک مثالی جوڑے کے طور پر دیکھا ہے جہاں بھی جاتے اکٹھے جاتے تھے۔ بڑی وفا کے ساتھ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ نے اس تعلق کو آخری وقت تک نبھایا ہے۔ اپنے خاوند کی ساری عمر خدمت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور ایک بھرپور وفا شعار اور خدمت گزار بیوی کے طور پر اپنی عمر گزاری ہے۔

نرم لہجہ اور حلیم الطبع ہونا آپ کا نمایاں وصف تھا جس سے ہر وہ شخص متاثر ہو تا جس سے آپ کو ملاقات کا موقع ملا ہے۔ خوش گفتاری اور دھیما پن آپ کی شخصیت کو ہر دلعزیز بنانے کا باعث بنا۔ یہ اخلاق یقیناً لوگوں کو اپنے گرویدہ بنا لینے کے مترادف ہوتے ہیں اور محترمہ ان اخلاق فاضلہ سے متصف تھیں۔

مہمانوں کے ساتھ بڑی خندہ پیشانی اور کھلے دل کے ساتھ پیش آتیں اور ہر مہمان کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتیں۔ اور بغیر تکلف کے موسم کی مناسبت سے تواضع بھی کرتیں۔ محترم سیفی صاحب کی اہلیہ ہونے کی وجہ سے حلقہ احباب بھی وسیع لیکن اس کے باوجود مہمانوازی کے وصف کو نمایاں رکھا۔

آپ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو آپ کا اپنے سسر حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ' استاذ الجامعہ کی بھرپور خدمت کرنا ہے حضرت ماسٹر صاحب کی اہلیہ تو جواں عمری میں ہی وفات پا گئی تھیں پھر مولانا نسیم سیفی صاحب کی شادی کے بعد ایک لمبا عرصہ تک جب تک ماسٹر صاحب زندہ رہے اور محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ پاکستان میں مقیم رہیں۔ اپنے سسر صاحب کی خدمت کرتی رہیں۔

آپ کی نرم مزاج طبیعت کا عکس آپ کی اولاد میں بھی نظر آتا ہے۔ اور آپ کے بچوں نے آپ کی طبیعت اور سیرت سے وافر حصہ پایا ہے۔ یوں اپنی نیک صفات کو اپنے بچوں میں بھی پیدا کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔

اپنے خاوند محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی کامیاب معاونت کرنے کی پوری زندگی توفیق ملی ہے۔ تحریر کے میدان میں مولانا سیفی صاحب کو افریقہ اور پاکستان میں بھرپور خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ افریقہ میں The Truth نکالا اس کے مختلف پہلوؤں میں آپ کو سیفی صاحب کی معاونت کا موقع ملا اور اسی طرح دیگر دینی میدان میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ نے یقیناً ایک کامیاب بیوی کے طور پر اپنی زندگی گزاری ہے اس کے تعلق میں یہاں یہ بات بھی لکھنا چاہوں گا کہ جب آپ کے رشتہ کی بات محترم سیفی صاحب کے ساتھ چل رہی تھی اور سیفی صاحب کے والد محترم ماسٹر عطاء محمد صاحب نے اس رشتہ کے بارہ میں سیفی صاحب سے پوچھا تو سیفی صاحب نے اپنے قریبی دوست برصغیر کے معروف صحافی' شاعر اور ناول نگار جناب قمر اجنالوی سے جو رشتہ میں محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کے کزن تھے اس رشتہ کے بارہ میں تذکرہ کیا۔ اس پر جناب قمر اجنالوی صاحب نے محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کے ظاہری و باطنی حسن کا تذکرہ احسن رنگ میں کیا اور رشتہ کرنے کے حق میں اپنی رائے دی۔ جناب قمر اجنالوی ربوہ آتے تو محترم سیفی صاحب کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے اور انہوں نے کئی بار اس بات کا تذکرہ کیا کہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کے ساتھ رشتہ کرنے کے بارہ میں میری رائے اور مشورہ کیسا اچھا نکلا کیونکہ اتنی خوشگوار اور کامیاب زندگی گذرتے ہوئے وہ دیکھ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کے درجات بلند کرے اور ان کی خوبیوں کو ان کی نسل میں برقرار رکھے اور ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں سے بہرہ مند کرے۔

> یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گزرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافرخانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر یاسین رضوی

روزنامہ جنگ 12-نومبر 1997ء

سمندر کی تہہ کے نیچے سفر

لندن میں مختصر قیام کے بعد اب میں پیرس میں ہوں۔ لندن سے پیرس کا زمینی فاصلہ اب سکڑ کر صرف تین گھنٹے رہ گیا ہے۔ رودبار انگلستان یا برٹش چینل میں سمندری پانی کے نیچے تقریباً پچاس کلو میٹر لمبی ایک سرنگ تعمیر کی گئی ہے جس نے ریل، کار اور ٹرک کے ذریعے فرانس کو برطانیہ سے ملا دیا ہے۔ اس سرنگ کو نجی شعبے میں چار بڑے بنکوں کی سرمایہ کاری کے طفیل تعمیر کیا جا سکا ہے اب لندن کے واٹر لو سٹیشن سے پیرس، برسلز اور ایمسٹرڈم کے لئے تقریباً ہر نصف گھنٹے بعد بے حد آرام دہ اور جدید ریل سروس چل رہی ہے جس نے سفر کی سہولتوں کے خواب کو حقیقت کا روپ دے دیا ہے۔ اس ٹرین کو "یوروسٹار" کا نام دیا گیا ہے جبکہ عوامی زبان میں چینل کے نیچے بننے والے ٹنل کو "چنل" کہا جانے لگا ہے۔ یوں ٹنل اور چینل کے امتزاج سے ایک نیا لفظ بنا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے لوگوں نے بریک فاسٹ اور لنچ کو ملا کر برنچ کا لفظ بنا دیا تھا۔

میں نے یوروسٹار سے چنل کا پہلا سفر تقریباً ایک برس قبل کیا تھا۔ اس دوران ایک بار پھر مجھے پیرس جانا پڑا تھا مگر جرمنی سے بذریعہ طیارہ یہاں آگیا تھا اس طرح یوروسٹار سے چنل کا میرا یہ دوسرا سفر تھا۔ میری کوشش تھی کہ غلام گردش کے قارئین کی معلومات میں اس سفر کے حوالے سے کچھ اضافہ کر سکوں اس لئے میں نے لندن میں یوروسٹار کی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور چند مفید باتیں قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔

یوروسٹار ابھی تک خسارے میں چل رہی ہے۔ سرنگ کی تعمیر، اس میں ریلوے لائن کی تنصیب، ریلوے کے پورے نظام کے قیام جدید ترین ریلوے انجنوں اور کوچز کے حصول اور عملے کی تنخواہوں وغیرہ پر ابتدائی طور سے جو سرمایہ کاری ہوئی ابھی تک یوروسٹار کے سروس کے ذریعے صرف اس کا سود بمشکل ادا ہو رہا ہے۔ ہر ٹرین میں اٹھارہ بوگیاں ہوتی ہیں اور ہر بوگی میں 72 نشستیں ہوتی ہیں ان میں درجہ اول کی تین اور درجہ دوم کی پندرہ بوگیاں ہوتی ہیں۔ چھٹی اور تیرہویں بوگی میں بوفے بار اور ریستوران ہیں جبکہ پوری ٹرین میں فون اور فیکس کی سہولت بھی موجود ہے۔ لندن سے پیرس کا سفر تین گھنٹے میں طے ہوتا ہے جس کے دوران ٹرین برطانیہ میں ایش فور اور فرانس میں لیل کے سٹیشنوں پر رکتی ہے۔ دونوں طرف ڈیوٹی فری کی سہولت نہیں ہے برطانیہ سے فرانس جاتے وقت پاسپورٹ اور ویزے کی چیکنگ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بعض اوقات فرانسیسی امیگریشن حکام بالکل ہی ٹرین کا رخ نہیں کرتے۔ تاہم فرانس سے برطانیہ واپس جاتے وقت امیگریشن فارم بھی بھرا جاتا ہے اور برطانیہ امیگریشن پولیس ہر نشست پر جا کر پاسپورٹ چیک کرتی ہے جن لوگوں کے سفری کاغذات صحیح نہیں ہوتے انہیں فرانس میں ہی لیل کے سٹیشن پر گاڑی سے اتار دیا جاتا ہے۔

یورپ میں سفر کے حوالے سے رائج رسموں کا اطلاق یوروسٹار پر بھی ہوتا ہے سفر کی ناقابل تنسیخ اور ناقابل تبدیلی تاریخوں اور وقت والے ٹکٹ سب سے ارزاں ہیں اور واپس کا کرایہ 89 پونڈ تقریباً چھ ہزار روپے ہے اگر سفر کے دوران ہفتے کی رات پیرس میں گزاری جائے تب بھی کرایہ 89 پونڈ ہی رہتا ہے عام یکطرفہ کرایہ 75 پونڈ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف 14 پونڈ خرچ کر کے واپسی کا ٹکٹ لیا جا سکتا ہے اوپن یا قابل تبدیلی تاریخوں کا ٹکٹ تقریباً 150 پونڈ کا ملتا ہے فرسٹ کلاس کے ٹکٹ میں کسی قسم کی رعایت نہیں ہوتی۔ یہ ٹکٹ تقریباً دو سو پونڈ کا ملتا ہے اور اس کی سفر کی تاریخ میں معمولی سرچارج کی ادائیگی سے ردوبدل کیا جا سکتا ہے سفر کے دوران بار یا ریستوران کی سہولت خاصی مہنگی ہے اور فون فیکس کے اخراجات بھی عام نرخ سے تین گنا تک ہیں۔

یوروسٹار کی سہولت شروع ہوئی تھی تو پہلے چھ ماہ تک کے تمام ٹکٹ فروخت ہو چکے تھے مگر اب تقریباً ایک ہفتے کے نوٹس پر نشست محفوظ کرانا ممکن ہو گیا ہے۔ اسٹیشن پر اچانک آنے کی صورت میں عام طور پر نشست نہیں ملتی۔ جو لوگ کسی وجہ سے نشست محفوظ کرا کے سٹیشن نہیں پہنچتے انہیں ان کی رقم واپس نہیں کی جاتی تاہم یوروسٹار کی روانگی سے پانچ منٹ قبل کمپیوٹر بتا دیتا ہے کہ کتنے مسافروں کی نشستیں خالی رہ گئی ہیں۔ ان کو "سٹینڈ بائی" قرار دے کر ایک سو پونڈ فی ٹکٹ کے حساب سے فروخت کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام نشستیں یکطرفہ سفر کی ہوتی ہیں سفر کے آغاز سے پہلے مسافروں کے سامان اور ذاتی تلاشی کا عمل اسی طرح مکمل کیا جاتا ہے جس طرح فضائی مسافروں کا ہوتا ہے تاہم اے ایس ایف کی طرز کی بوالعجبیاں نہیں کی جاتیں۔ نہ سامان پر ٹیگ لگتا ہے نہ اس ٹیگ میں سوراخ کیا جاتا ہے نہ اس پر مہر لگائی جاتی ہے اور نہ ہی جگہ جگہ مہر اور سوراخ چیک کرنے کے بہانے مسافروں کو تنگ کیا جاتا ہے ایک دفعہ تمام مسافر اور ان کا سامان چیکنگ کے مرحلے سے گزر جائے تو بم کی دھمکی یا گمنام کالوں کو خاطر میں نہیں لایا جاتا اور یہ کہہ کر دھمکیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ ہماری چیکنگ اتنی مکمل ہوتی ہے کہ کسی قسم کی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے یوروسٹار عام طور سے وقت پر روانہ ہوتی ہے اور وقت پر پہنچ جاتی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ تاخیر کی شرح 70 ٹرینوں میں سے صرف ایک ہے اور وہ بھی دس منٹ سے زائد کی تاخیر نہیں ہوتی۔ گزشتہ تقریباً تین برسوں میں صرف چار مرتبہ ایک گھنٹے سے زائد کی تاخیر ہوئی ہے اب سے تقریباً ڈیڑھ برس پہلے سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین ملک فہد بن عبدالعزیز نے پیرس سے لندن کا سفر کیا اس سفر کے دوران تمام احتیاطی اور انضباطی تدابیر

باقی صفحہ 6 پر

روزنامہ جنگ اور حمید احمد سیٹھی کے شکریہ کے ساتھ (ادارہ)

گراں باری افکار

آج سے قریباً پندرہ سال قبل راولپنڈی ڈسٹرکٹ بار روم میں چائے کی پیالی پر ہمارے ایک لاء کالج کی کلاس فیلو نے جنہیں دعویٰ ہے کہ بھٹو کو بنانے اور مٹانے میں ان کی ذات کو گہرا دخل رہا ہے فیصلہ کن انداز میں دلیل دیتے ہوئے کہا تھا کہ "جس علاقے میں سنگین جرم کا ارتکاب ہو وہاں کے پولیس افسر یعنی ایس ایچ او کو ملزم نامزد کر دیا جائے تو میں دیکھوں گا کہ جرائم کیسے کنٹرول نہیں ہوتے" وہیں موجود ہمارے ایک اور دوست نے جو سرکاری ملازم ہیں ان کے اس نظریئے سے اتفاق نہیں کیا تھا لیکن کبھی کبھار حسب مصلحت اس فارمولے پر عمل کر لیا جاتا ہے یوں اچھی شہرت اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک سول اور پولیس افسران کو بھی بعض اوقات اپنے ماتحتوں کے کردہ یا ناکردہ گناہ کی سزا بھگتنا پڑ جاتی رہی ہے۔

ایک صاحب نے استفسار کیا کہ سزا کا عمل جو ایس ایچ او پر رک جانا چاہئے تھا بعد میں ڈویژن کی سطح تک چلا گیا کیا اس سے اوپر بھی جا سکتا ہے اس کا جواب آسان بھی ہے اور مشکل بھی، آسان یوں کہ اگر پندرہ سال میں ترقی کی رفتار تھانے کی سطح پر ڈویژن کے لیول تک آ گئی ہے تو اکیسویں صدی میں داخل ہوتے ہوتے اندازاً صوبائی سطح تک تو پہنچ ہی جائے گی اور اس کے بعد رات کا اندھیرا زید کی حکومت میں تو صبح کا اجالا بکر کے زمانہ اقتدار میں ہوا کرے گا۔

سن 1979ء کا ذکر ہے ساہیوال شہر میں جی ٹی روڈ پر واقع ایک پٹرول پمپ پر رات کو ڈکیتی کی واردات ہو گئی صبح ڈی آئی جی صاحب نے دریافت کیا کہ ملزم گرفتار ہوئے؟ جواب ملا نہیں پوچھا وہ کس طرف کو فرار ہوئے بتایا گیا لاہور کی جانب، ان دنوں اوکاڑہ ملتان ڈویژن کی حدود میں تھا حکم آیا کہ ساہیوال سے اوکاڑہ تک جی ٹی روڈ جس جس تھانے کی حدود میں سے گزرتی ہے ان تمام تھانوں کے ایس ایچ او صاحبان کو معطل کیا جاتا ہے وائرلیس پر پیغام نشر کر کے ڈی آئی جی صاحب اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔

مجرم، جرائم کو کنٹرول کرنے والے اور مجرم کو انصاف کی میزان میں تولنے والے مل کر ایک تکون بناتے ہیں جس کے تینوں کونے الگ الگ Treatmant کے متقاضی ہیں جرم کو ختم یا کنٹرول کرنے کے لئے اس تکون کے باقی دو کونوں پر کھڑے انسانوں کی نفسیات مشکلات اور ضروریات کا ادراک کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کی صلاحیت کی موجودگی اور اہمیت کو نظر انداز کر کے جرائم کا سدباب نہیں کیا جا سکتا سرکاری مشینری کو چلانے یا جرائم کا انسداد کرنے والی اتھارٹی کی تذلیل کرنے سے بھی کسی کو فائدہ پہنچے گا تو وہ صرف جرائم پیشہ ہوں گے انسان کی سرشت میں موجود خیر اور شر کے عناصر میں سے شر کا خاتمہ اگر ڈنڈا پیر کے ذریعے کیا جا سکتا تو شہر کے ہر چوک میں ٹکٹکی لگانے کا نظام سب سے زیادہ موثر اور معتبر ہوتا۔

جرم سیاہ اور بھیانک ہو یا سفید اور خوش شکل دولت اور اقتدار کی ہوس اس کے ارتکاب کی وجوہات میں سرفہرست رہی ہے۔

خدانخواستہ اگر خداؤں کی تعداد ایک سے زیادہ ہوتی تو کائنات میں بڑا فساد ہو جاتا خدا کی اس بستی میں ایک خدا سورج کو مشرق سے طلوع کرنے کا ارادہ کرتا تو دوسرا اسے مغرب سے نکالنے کا اعلان کر دیتا تیسرا ممکن ہے اس اختلاف کے پیش نظر سورج کو ایک دن کے لئے غائب ہی کر دینے کا فیصلہ سنا دیتا۔ لوگ دنیا کے سارے کام بھول کر خداؤں کی اس جنگ کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان تینوں ہی سے منکر ہو جاتے لیکن صد شکر کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ قادر مطلق ہے سب کچھ جانتا ہے مخفی چیزوں کو بھی دیکھتا اور دلوں کی آواز کو سنتا ہے گرتے ہوؤں کو تھام لیتا ہے لیکن اگر کسی گردن میں سریا آ جائے تو اسے توڑ بھی دیتا ہے اگر کوئی کرسی کی مضبوطی کا دعویٰ کر دے تو پاؤں تلے سے زمین کھینچ کر اسے لٹکانے سے گریز نہیں کرتا۔ اگر کوئی منافقت کے دوش پر لمبی پرواز کا ارادہ کر لے تو اس کے پر کاٹ دیتا ہے اور پر ہیبت شہنشاہوں کو کوئے یار سے بیدخل کر کے دو گز زمین کا بھکاری بنا دیتا ہے چونکہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اس لئے عقل کے اندھوں کو نظر اور فہم کے بہروں کو آج تک اس کی آواز سنائی نہیں دی۔

تہذیب انسانی نے زینہ بہ زینہ ترقی کی ہے اگر ایک ذہن جرم اور جبر کی فضا قائم رکھنے کے لئے سرگرم عمل ہے تو دوسری طرف انسان کو انصاف امن اور آزادی کی طرف لے جانے والی فکر بھی اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے مگر یہ بات طے ہے کہ اس ہمیشہ جاری رہنے والی جنگ میں جو سیاسی ہو یا معاشی مذہبی ہو یا طبقاتی بتدریج اور بالآخر فتح حق اور انصاف کی ہوتی ہے اس لئے کہتے ہیں کہ مظلوم، بھوکے، سچے اور موت کے متلاشی کی طاقت سے ڈرنا چاہئے ان کے صبر اور ان کی آہ میں جو آتش فشاں چھپے ہوتے ہیں ان سے فرار کا کوئی راستہ اور ان کی طاقت کا کوئی توڑ ابھی تک دریافت نہیں ہوا۔

(روزنامہ جنگ 13- نومبر 1997ء)

OOO

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا۔ بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق امریکہ کشیدگی

ترکی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں فضائیہ کے اڈے پر امریکہ اور اتحادی فوجوں کو ریڈ الرٹ دے دیا گیا ہے۔ عراق اور امریکہ کے مابین کشیدگی میں اضافہ کے باعث شمالی عراق کی فضاؤں میں جیٹ لڑاکا طیاروں کی پروازوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ امریکہ نے ترکی میں واقع انجیرلیک کے ہوائی اڈے پر اپنی فوج میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ جاسوس طیاروں اواکس کے علاوہ امریکہ کے 48 جیٹ لڑاکا ہوائی جہاز اسی ہوائی اڈے پر تعینات ہیں۔ ان کے علاوہ دوبارہ ایندھن فراہم کرنے والے طیارے بھی وہاں موجود ہیں۔ ترکی سے موصولہ بعض دوسری اطلاعات کے مطابق عراق پر امریکی حملہ کے خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ ان اطلاعات کے مطابق عراق کے صدر صدام حسین نے ملٹری کی تنصیبات اور علاقائی مراکز کو سیکیورٹی مقاصد کے لئے خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔

ادھر عراقی وزیر خارجہ نے بحران کے حل کے لئے سلامتی کونسل سے مذاکرات پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ امریکہ اور عراق میں کشیدگی میں اضافہ کے بعد عراق نے ترکی کی مال بردار گاڑیوں کے لئے تیل کی فراہمی بند کر دی ہے۔ خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق عراق کے شہروں میں ترکی کے ہزاروں ٹرک تیل حاصل کر کے اپنے ملک لے جانے کے لئے انتظار میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ بغداد میں فوجی ذرائع نے بتایا ہے کہ ترکی کے ائرپورٹ پر کھڑے امریکی جیٹ طیاروں میں یہی تیل استعمال ہو گا۔ اس اقدام سے قبل عراق سے روزانہ ایک ہزار ٹرک ترکی کو تیل فراہم کرتے تھے۔

OOO

شام کی حمایت کا اعلان

شام نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ عراق پر حملہ سے گریز کرے کیونکہ پوری عرب دنیا اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کے متعلق بحران کے حل کے لئے فوجی کارروائی کے خلاف ہے۔ شام کے وزیر دفاع مصطفیٰ طلاس نے کہا ہے کہ شام فوجی اقدام کے سخت خلاف ہے۔ کیونکہ عراق نے جو کچھ کیا ہے وہ اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہودی وزیر اعظم نیتن یاہو کی سربراہی میں اسرائیلی جارحانہ اور توسیع پسندانہ اقدامات کو ایک سمندر کے مساوی قرار دیا جائے تو عراق کا موجودہ طرز عمل ایک قطرے کے برابر ہے۔

لندن سے شائع ہونے والی عربی زبان کے اخبار الحیات کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے شامی وزیر دفاع نے کہا کہ اگر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو وہ اس کی مخالفت کرے گا۔ کیونکہ تمام عرب اقوام عراق کے ساتھ ہیں امریکی حملے کا مطلب یہی ہو گا کہ اسے عرب ممالک کے احساسات کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگست 1990ء میں کویت پر حملہ کے بعد عراق پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں ان سے عراق کے لیڈروں سے زیادہ عوام متاثر تھے۔

قاہرہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق عرب لیگ نے کہا کہ اقوام متحدہ کے امریکی معائنہ کاروں کے حوالے سے اس وقت عراق کے ساتھ جو تنازعہ چل رہا ہے اس تناظر میں اگر امریکہ نے عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی تو عرب لیگ اس کی حمایت نہیں کرے گی۔

OOO

آسٹریلیا کی طرف سے بھی مخالفت

آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کا ملک خلیج کے علاقے میں فوج نہیں بھیجے گا۔ وزیر اعظم جان ہوورڈ نے کہا کہ ان کی فوج امریکہ اور برطانیہ کی فوج کے ساتھ مل کر عراق کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس مسئلہ کا سفارتی حل تلاش کرنے کی جدوجہد جاری ہے۔ ہوورڈ نے صورت حال کو انتہائی سنگین قرار دیتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں ان حالات میں آسٹریلیا کی فوج کو ملوث کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مرحلہ پر عوام کی یقیناً یہ خواہش ہو گی کہ فوج کو ملوث کئے بغیر مسئلہ کا متبادل حل تلاش کر لیا جائے۔

تاہم آسٹریلوی وزیر اعظم نے عراق کے صدر پر بھی تنقید کی انہوں نے کہا کہ عراق کی حکومت اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ جابر حکومت ہے جس نے عالمی رائے عامہ کو مسلسل نظرانداز کیا ہوا ہے۔

ادھر آسٹریلیا کے وزیر خارجہ الیگزینڈر ڈاؤنر نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ اگر سفارتی حل کی کوششیں کامیاب نہ ہوئیں تو حکومت فوجی کارروائی کی حمایت کرے گی۔ انہوں نے عراق میں مقیم آسٹریلیا کے باشندوں کی جان و مال کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مجھے تو یہ بات ممکن نظر نہیں آ رہی کہ امریکہ نے اسرائیل کو عراق پر جوابی حملہ کی کھلی چھٹی دے دی ہے۔

OOO

امریکہ فرانس سربراہوں کی بات چیت

فرانس کے صدر شیراک نے امریکہ کے صدر کلنٹن سے ٹیلی فون پر خلیج کی تازہ ترین صورت حال پر بات چیت کی ہے۔ اور اپنے ملک کی طرف سے امریکہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ فرانس کے صدر کی ترجمان کیتھرائن کولونا نے کہا ہے کہ دونوں سربراہوں میں نصف گھنٹے تک گفتگو ہوئی جو مفید اور تعمیری تھی۔ کیتھرائن نے بتایا کہ صدر کلنٹن صدر شیراک کے ساتھ بات کرنا چاہتے تھے کہ عراق کا بحران دور کرنے کی سفارتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ کیتھرائن نے گفتگو کی مزید تفاصیل بتانے سے انکار کر دیا۔ صدر شیراک نے بحران دور کرنے کی تجاویز پیش کیں۔ اور عراق کو محدود مقدار میں تیل فروخت کرنے کی اجازت پر عمل درآمد جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ تاکہ عراقی عوام ناگزیر ضرورت کی خوراک اور ادویات حاصل کرتے رہیں۔ صدر کلنٹن نے اس تجویز سے کامل اتفاق کیا۔ دونوں سربراہوں نے موجودہ بحران کے دوران مسلسل رابطہ رکھنے پر اتفاق کیا۔

OOO

امریکی عوام کی رائے

عراق کے بحران میں 82 فیصد امریکی عراق کے خلاف مشروط طور پر جنگ کرنے کے حامی ہیں۔ ان لوگوں کا موقف ہے کہ اگر عراق یوٹو (جاسوس) طیاروں کو نشانہ بنائے تو پھر اسے معاف نہ کیا جائے۔ بلکہ اس پر حملہ کر دیا جائے۔ 74 فیصد امریکیوں کا کہنا ہے کہ اگر عراق امریکی باشندوں کو نظربند کرے یا انہیں عراق سے باہر نہ جانے دے تو ایسی صورت میں عراق کے خلاف فوجی اقدام کیا جائے۔ 65 فیصد امریکیوں کا کہنا ہے کہ اگر عراق امریکی یوٹو طیاروں پر حملہ کرے تو خواہ اس کا حملہ نشانہ پر لگے یا نہ لگے ہر دو صورتوں میں عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے۔ یہ اعداد و شمار امریکی ہفت روزہ نیوز ویک کی طرف سے ایک سروے کے بعد جاری کئے گئے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

لگائے اگر کوئی انجینئر ہے تو چاہئے کہ کم سے کم وقت انجینئرنگ کے کام میں خرچ کرے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں۔ اگر وہ کوئی ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو چاہئے کہ ملازمت کے لئے جتنا وقت دینا اس کے لئے لازمی ہے۔ اس کے سوا باقی وقت کا کثیر حصہ دینی خدمت میں گزارے اور پھر اس تاک میں رہے کہ کب دینی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی ایسی آواز اس کے کان میں پڑے اسے چاہئے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے اور کہے کہ میں واقف ہوں، پہلے فلاں وقت مجھے نہیں لیا گیا تھا۔ اب میں پھر پیش کرتا ہوں اور وہ خواہ ساری عمر بھی نہ لیا جائے۔ مگر اس کا یہ فرض ہے کہ ہمیشہ اپنے آپ کو واقف ہی سمجھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ وعدہ خلاف اور غدار سمجھا جائے گا۔ پس جس نے کسی وقت بھی اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ وہ اس سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ میرا یا کسی اور کا اسے کسی وقت قبول نہ کرنا اسے وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد نہیں کر سکتا کیونکہ وقف تو ایک عہد ہے۔ خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان اور کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ یہ عہد ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا۔ بلکہ اگر صرف دل میں ہی وقف کا ارادہ کیا جائے۔ چاہے اظہار نہ ہو تو بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

(خطبہ فرمودہ یکم اکتوبر 1943ء)

OOO

بقیہ صفحہ 5

اختیار کی گئیں مگر یوروسٹار کا انجن سمندر کے نیچے سے گزرتے ہوئے فیل ہو گیا اور زبردست سیکورٹی انتظامات کے لئے اضافی انجن بھیج کر ٹرین کو تین گھنٹے کی تاخیر سے واٹرلو لایا جا سکا۔ یوروسٹار کے حکام اس تاخیر پر شرمندہ تو ہیں مگر وہ ابھی تک اس کی کوئی قابل قبول وضاحت پیش نہیں کر سکے ہیں۔

برطانیہ میں ریلوے کی نج کاری کا عمل شروع کیا جا چکا ہے چند مخصوص راستوں پر نجی ادارے ریلیں چلا رہے ہیں ان میں سے ایک ادارہ ورجن Virgin ہے جو سفر اور اس سے متعلقہ میدانوں میں بہت آگے جا چکا ہے اس ادارے نے ایک بہت بڑی ایئرلائن قائم کی ہے جو شروع میں لندن کو صرف دور دراز شہروں سے ملاتی تھی اس کی مختصر ترین پرواز لندن سے نیویارک کی تھی جو سات گھنٹے سے کچھ زیادہ میں طے ہوتی تھی اس کی بیشتر پروازیں بلاتوقف ہوتی ہیں میں نے اس سال فروری میں ورجن سے لندن ژوہانسبرگ کا 12 گھنٹے کا سفر کیا تھا جو کہ میری زندگی کے یادگار سفروں میں سے ایک تھا اور غلام گردش کے قارئین اس سفر کی روداد پڑھ چکے ہیں ورجن نے ملک کے اندر کے ٹرین نظام کو بہت بہتر بنایا ہے حال ہی میں لندن کے علاقے ساؤتھ ہال کے پاس ٹرین کا ایک ہولناک حادثہ ہوا جس میں سات قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور ایک سو ساٹھ سے زائد افراد زخمی ہو کر ہسپتالوں میں داخل ہو گئے اس حادثے کے بعد اخبارات عوام سماجی حلقوں اور سیاست دانوں نے ایک بار پھر یہ مطالبہ شروع کیا ہے کہ تمام ٹرین سروسیں فوراً نجی شعبے کے حوالے کر دی جائیں اس مطالبے کا کوئی اثر یوروسٹار پر نہیں ہو گا کیونکہ وہ پہلے ہی بینکوں کے ایک کنسورشیم کے زیر انتظام چل رہی ہے۔

OOO

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالشکور ناصر آف کینیڈا کی اہلیہ آصفہ شکور کے کان میں انفیکشن کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم راشد احمد صاحب نوید مربی ضلع خیر پور سندھ کے والد محترم محمد رفیق صاحب کھٹانہ بیمار ہیں اور ان کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہیں اور مستقل Dylasis کروا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم نعیم الدین وسیم احمد صاحب ولد مکرم ظہور الدین احمد صاحب ساکن ملتان کا نکاح ہمراہ مکرمہ فرخ اعجاز ہاشمی صاحبہ بنت مکرم اعجاز احمد ہاشمی صاحب گلبرگ تھرڈ لاہور بعوض حق مہر 50'000 روپے مورخہ 97-10-10 مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

○ عزیزہ امتہ الحی طاہرہ صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع چوہدری صاحب ایم اے نمبر 141 ماڈل ٹاؤن اوکاڑہ کا نکاح ہمراہ مکرم حامد ندیم احمد صاحب ولد بشیر احمد شاہد صاحب دار العلوم غربی ربوہ مبلغ 35000 روپے حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سہیل احمد جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ نیو گل گشت کالونی ملتان ابن مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جنجوعہ حال مقیم (Hudders Field) انگلینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مدیحہ نصیر صاحبہ بنت ملک نصیر الحق صاحب ڈویژنل ڈائریکٹر سوشل سیکورٹی ڈی جی خان ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ 97-8-8 کو بیت الذکر ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا سہیل احمد جنجوعہ مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب (وفات یافتہ) آف ملتان کا پوتا اور ڈاکٹر عطاء اللہ کھوکھر صاحب کا نواسہ ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

○ مکرم محمود احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "شارق محمود" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم سردار محمد حنیف صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کا پوتا۔ اور محمد صدیق صاحب آف ڈسکہ کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدام کی توجہ کے لئے

○ خدام بھائیوں کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ

1۔ نومبر 97ء میں مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "پرانی تحریریں" مقرر ہے۔

2۔ مضمون نویسی سہ ماہی اول کے مقابلہ کا عنوان ہے "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" مضمون 7 تا 10 فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15۔ جنوری 98ء ہے۔

(مہتمم تعلیم)

اہم اعلان

○ امسال یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور اور ٹیکسلا نے نئے سیشن میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے اپنی نئی میرٹ پالیسی بنائی ہے جو اس طرح سے ہے۔

1 F.S c کرنے والے طلبہ

1۔ میٹرک میں حاصل کردہ کل فی صد نمبروں کا 30 فی صد

2۔ F.S c میں حاصل کردہ کل فی صد نمبروں کا 70 فی صد

مندرجہ بالا کو جمع کر کے میرٹ بنایا جائے گا۔

B.S c کرنے والے طلبہ

1۔ میٹرک میں حاصل کردہ کل فیصد نمبروں کا 20 فی صد

2۔ F.S c میں حاصل کردہ کل فی صد نمبروں کا 30 فی صد

3۔ B.S c میں حاصل کردہ کل فی صد نمبروں کا 50 فی صد

مندرجہ بالا کو جمع کر کے میرٹ بنایا جائے گا۔

N.C.C کے نمبر بعد میں جمع کئے جائیں گے۔

ایک ساتھ سارے پرچے دینے والے کو N.C.C کے 2 فی صد نمبر اور حصوں میں پرچے دینے والے کو 1 فی صد نمبر دیئے جائیں۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنس آف پاکستان نے گریجوائٹس اور انڈر گریجوائٹس کے لئے P P T ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ اتوار مورخہ 18۔ جنوری 98ء کو کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فیصل آباد۔ پشاور۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور حیدر آباد میں ہو گا۔ فارم وغیرہ 20۔ روپے کے عوض ان شہروں میں واقع انسٹی ٹیوٹ کی شاخوں سے دستیاب ہیں۔ ٹیسٹ کی فیس 700 روپے ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ دسمبر 11۔ 97ء ہے۔

○ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنز (L U M S) کے دو پروگرام B.S c انرز اور M B A کے فارم وغیرہ ان مقامات سے دستیاب ہیں۔ پیکٹ کی قیمت 500 روپے ہے۔

1۔ لاہور۔ دفتر واقع L C C H S سیکٹر "U"

2۔ کراچی۔ فیروز سنز۔

3۔ پشاور۔ سعید بک بینک

4۔ اسلام آباد۔ بک فیئر۔

5۔ راولپنڈی۔ فیروز سنز۔

B.S c انرز کے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16۔ فروری 98ء اور M B A کے لئے فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ مارچ 2۔ 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

زیارت مرکز واقفین نو 79-نواں کوٹ

ضلع شیخوپورہ

○ مورخہ 22- اکتوبر 97ء بروز بدھ چک 79- نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 17 بچے اور 6 خواتین اور 5 دیگر احباب شامل تھے وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ ربوہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماع دعا کی۔ وفد نے بیت المبارک' دفتر P.S' دفاتر صدر انجمن احمدیہ' دفاتر لجنہ اماء اللہ کا دورہ کیا۔ بچوں نے خلافت لائبریری کا وزٹ بھی کیا جہاں چلڈرن سیکشن 'لائبریری ہال' اخبارات سیکشن' بلائینڈ سیکشن' رسائل سیکشن اور لیمینیشن سیکشن کا تعارف کروایا گیا۔ بچوں نے جدید پریس میں نمائش بھی دیکھی بچوں اور خواتین نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نمائندہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ' محترمہ اریبہ خانم صاحبہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور مکرمہ عائشہ امینہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید سے ملاقات کی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ بچوں نے ایم ٹی اے کے دفاتر کا دورہ کیا اور پروگرام کی ریکارڈنگ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لان میں کی گئی۔ 24- اکتوبر کو وفد ربوہ سے نیک اور دیرپا یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔ مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے وکالت کی طرف سے ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

(وکالت وقف نو)

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 19-نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام
1-00 اردو کلاس-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 طبی معاملات- انتقال خون- (پروگرام نمبر2) مہمان- ڈاکٹر اکرم وقار صاحب- میزبان ڈاکٹر سہیل احمد-
8-00 اردو کلاس-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 سواحیلی پروگرام-
12-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
1-30 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سیرت رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
5-05 تلاوت- خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-35 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ بابت تحریک جدید فرمودہ 31- اکتوبر 1997ء میں فرمایا-

"ہر نیکی نیکیوں کی توفیق بڑھاتی چلی جاتی ہے"

تحریک جدید سے تعلق رکھنے والوں کا مشاہدہ ہے کہ اس نیکی سے اور بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ اور حضرت صاحب کا یہ حقیقت آمیز ارشاد ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر دیگر نیکیوں میں ترقی کرنی ہے تو تحریک جدید کے مالی میدان میں ایسی قربانی پیش کی جائے جو واقعی نیکی کہلا سکے یعنی مالی قربانی حیثیت کے مطابق ہو اس نیکی سے اور بہت سی نیکیوں کی توفیق بھی (اگر اللہ نے چاہا تو) ملتی جائے گی۔

؎ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی سربراہی میں پانچ رکنی بنچ نے توہین عدالت کیس کی سماعت کی۔ وزیراعظم محمد نواز شریف اور کابینہ و پارلیمنٹ کے وہ ارکان جنہیں توہین عدالت کے نوٹس دیئے گئے ہیں عدالت عظمیٰ میں پیش ہوئے۔ کسی نے معافی نہیں مانگی۔ وزیراعظم کی وکالت معروف قانون دان ایس ایم ظفر نے کی۔ وزیراعظم نے تحریری جواب میں کہا کہ عدلیہ کی توہین نہیں کی۔ کسی جج کو ایسا گمان ہے تو اس پر افسوس ہے۔ نوٹس واپس لیا جائے۔ وزیراعظم کے وکیل نے کہا کہ اگر عدالت محسوس کرے کہ توہین ہوئی ہے تو لازمی طور پر الزامات کی نوعیت کی وضاحت کرے گی۔ میں نے صرف پیٹیشنز کا جواب دائر کیا ہے جب تک معلوم نہیں ہوگا کہ مجھے تقریر کے کس حصے کا دفاع کرنا ہے تو میں کیا کروں۔ چیف جسٹس نے کہا ہمارے پاس ٹی وی ہے ہم آپ کو دکھا سکتے ہیں کہ کس انداز میں تقریریں کی گئیں۔

○ سپریم کورٹ نے آئندہ سماعت کے روز وزیراعظم نواز شریف کو حاضری سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ دوسرے ملزموں کو مستثنیٰ قرار دینے کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔

○ وزیراعظم کے وکیل ایس ایم ظفر نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم نے کبھی عدالت کی توہین نہیں کی۔

○ ایم حمزہ۔ پروفیسر ساجد اور طارق وارثی کے وکیل نے بھی الزامات کی صحت سے انکار کر دیا۔

○ ریذیڈنٹ ایڈیٹر نوائے وقت نے کہا کہ جو پریس کانفرنس میں کہا گیا وہ من و عن رپورٹ کیا اگر قابل اعتراض ہے تو اس پر معذرت کرتے ہیں۔ "جنگ" کی جانب سے جواب دیا گیا کہ ایک لفظ بھی اپنی جانب سے شامل نہیں کیا۔ اسفندیار ولی اور اجمل خٹک نے عدالت عظمیٰ میں بیان دیا کہ توہین عدالت نہیں کی مقدمہ کا سامنا کریں گے۔

○ سپریم کورٹ میں سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ زبردستی گھسنے والوں پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ ملکی و غیر ملکی نمائندوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ نواز شریف کے ساتھ عدالت میں داخلے کی کوشش کرنے والوں پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ سپریم کورٹ سے محمد نواز شریف کی واپسی پر زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ حفاظتی انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ کارکن گاڑی کے باہر جمع ہو گئے تو پھر لاٹھی چارج کیا گیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں نے آئین میں ترامیم کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی نے وزیراعظم کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ جو بھی قدم اٹھائیں گے۔ ان کا ساتھ دیں گے اجلاس میں 166۔ ارکان اسمبلی اور 55 سینیٹروں نے شرکت کی۔

○ نواز شریف کے سپریم کورٹ پہنچنے پر والہانہ استقبال کیا گیا وزیراعظم 4 گھنٹے تک مرکزی کورٹ روم میں رہے۔ وہ خوشگوار موڈ میں تھے۔ انہوں نے ساتھیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی بے گناہی ثابت کر دی ہے۔ ساتھی اراکین کے جواب میں نواز شریف نے خوشگوار انداز میں وکٹری کا نشان بنایا۔ خواتین قرآنی آیات کا ورد کرتی رہیں۔

○ وزیراعظم نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے موجودہ صورت حال پر لندن فون کر کے تبادلہ خیال کیا۔ چیف آف آرمی سٹاف بیرون ملک کا دورہ منسوخ کر کے وطن واپس آ رہے ہیں۔ شیڈول کے مطابق انہوں نے 23۔ نومبر کو واپس آنا تھا۔

○ مصر میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے 74۔ افراد ہلاک اور 85 زخمی ہو گئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں 60 سیاح ہیں۔ جن کا تعلق جرمنی۔ جاپان سوئٹزرلینڈ اور فرانس سے ہے۔ پولیس کی بروقت کارروائی سے تمام دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔

○ کویت کے وزیر خارجہ و نائب وزیراعظم نے کہا ہے کہ نیا بحران عراق اور سلامتی کونسل کے درمیان ہے۔ کویت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ موجودہ صورت حال عراق کی پیدا کردہ ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ البرائٹ نے کویت میں پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اگر صدام حسین ضد پر قائم رہے تو نتائج خطرناک ہوگئے۔

○ امریکی وزیر خارجہ البرائٹ نے حمایت حاصل کرنے کے لئے سعودی عرب کے شاہ فہد سے بھی اہم ملاقات کی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے سپریم کورٹ میں دیئے گئے تحریری بیان میں کہا ہے کہ 14ویں ترمیم کی عارضی معطلی پر یہ مسئلہ اٹھا تھا۔ کہ آیا مقننہ ان معاملات پر کوئی فیصلہ کرنے کا حق رکھتی ہے۔ میرا فرض ہے کہ قومی اہمیت کے معاملوں پر عوام کو اعتماد میں لوں۔ عدلیہ کے احترام کو اپنے عمل سے واضح کرنے کے لئے خود پیش ہونے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایک تاریخ ساز واقعہ اور اسلامی روایات کے عین مطابق ہے۔ عدلیہ کی توہین کا کبھی تصور بھی نہیں کیا۔ نہ توہین کی اور نہ ایسا کرنے کا ارادہ ہے اور نہ نیت تھی۔ ملک خاصے نازک مرحلے سے گزر رہا ہے ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتیں قومی کاموں پر صرف کرنی چاہئیں۔ معاملات باہمی اعتماد اور تعاون سے طے ہوں۔

○ سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اور رکن پنجاب اسمبلی مولانا اعظم طارق کی اہلیہ نے چیف جسٹس کو ٹیلی گرام دیا ہے کہ اعظم طارق پر تشدد کا نوٹس لیں۔ ان کے گردوں نے کام کرنا بند دیا ہے ان کی حالت تشویش ناک ہے۔

○ اسلام آباد میں پولیس اور مسلم لیگی کارکنوں میں تصادم ہو جانے کے بعد فوج بلا لی گئی۔ وزیراعظم سپریم کورٹ سے باہر آئے تو ہجوم کنٹرول نہ ہو سکا۔ مظاہرین میں سے ایک کا بازو ٹوٹ گیا۔ دو کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ اور کئی کارکن زخمی ہو گئے۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ سسٹم بچانا ہے تو لیگی ارکان نیا وزیراعظم چن لیں۔

○ عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ عراق امریکہ کے ساتھ تصادم نہیں چاہتا۔ اگر بحران کے حل کے لئے بات چیت مفید ثابت ہو تو ہمیں سلامتی کونسل کے وعدے پورے کرنے کے لئے مذاکرات سے خوشی ہوگی۔ انہوں نے بحران کے حل کے لئے غیر جانبدارانہ ٹیم کی تجویز بھی پیش کی۔

○ انڈونیشیا میں ایک کشتی الٹنے سے 22۔ افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ تمام ادارے کرپشن کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ خاتمہ کے لئے عوام کا تعاون چاہئے۔

امداد مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کو اس سہولت سے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

سیل سیل سیل
چارجٹ کپڑا۔ برقعہ ریڈی میڈ چارجٹ۔ گرم کپڑا مردانہ گرم کپڑا لیڈیز سوٹ پر سیل جاری ہے فائدہ اٹھائیں۔ فون: 213161
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

سنگ مرمر کے کتبے، کچن ویڑھی سلیب اور ماربل کے دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنز نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 — گھر 212891

میاں بھائی
(ضرورت سیلزمین)
تعداد اسامی: 2
عمر: 25 تا 35 سال
تعلیم: کم از کم میٹرک
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور
7932514
7932515
7932516

کرم فرماؤں کیلئے اطلاع
میاں نسیم احمد طاہر صاحب جرمنی سے واپس آ گئے ہیں۔ اور دوکان پر خود موجود ہیں
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
گھر 212175

ضرورت کارکنان
دواخانہ ہذا میں چند میٹرک پاس کارکنان کی ضرورت ہے۔ محنتی اور دواسازی میں دلچسپی رکھنے والے احباب اوقات کار میں ملیں
پتہ برائے رابطہ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
211538

کیا آپ پریشان ہیں کہ بیٹے کی ولیمہ پارٹی یا بیٹی کی بارات پر آپ مہمانوں کی تواضع کیسے کریں۔ تو اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ اسکا حل شاد بیکرز نے ڈھونڈ لیا ہے شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر پیش کرنے کیلئے
کولڈ ڈرنکس • کریم پیسٹری • ڈرائی پیسٹری
کوکونٹ سویٹ • پیٹیز اور بیشمار ورائٹیز کیلئے
ہمیں خدمت کا موقع دیں
شاد بیکرز شاپنگ سنٹر لمیٹڈ
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212254
فیکٹری: 212564